Death of Jesus Christ Isa Declared in Sahih Bukhari

لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الآيَةِ كُلِّهَا.

۱۳– باب قوله

﴿مَا جَعَلَ اللهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا
وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ﴾ ﴿وَإِذْ قَالَ اللهُ﴾ يَقُولُ
قَالَ اللهُ ﴿وَإِذْ﴾ هـ‍ـنا صِلَةٌ ﴿الْمَائِدَةُ﴾
أَصْلُهَا مَفْعُولَةٌ: كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَتَطْلِيقَةٍ
بَائِنَةٍ وَالْمَعْنَى مِيدَ بِهَا صَاحِبُهَا مِنْ خَيْرٍ
يُقَالُ: مَادَنِي يَمِيدُنِي، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:
مُتَوَفِّيكَ مُمِيتُكَ.

پڑھ کر سنائی۔

باب آیت ﴿ماجعل الله من بحيرة﴾ کی تفسیر

یعنی اللہ نے نہ بحیرہ کو مقرر کیا ہے' نہ سائبہ کو اور نہ وصیلہ کو اور نہ حام کو۔" "واذ قال الله (میں قال) معنی میں یقول کے ہے اور "اذ" یہاں زائد ہے۔ المائدہ اصل میں مفعولۃ (میمودۃ) کے معنی میں ہے۔ گو صیغہ فاعل کا ہے' جیسے عیشۃ راضیۃ اور تطلیقۃ بائنۃ میں ہے۔ تو مائدہ کا معنی ممیدہ یعنی خیر اور بھلائی جو کسی کو دی گئی ہے۔ اسی سے مادنی یمیدنی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا' متوفیک کے معنی میں تجھ کو وفات دینے والا ہوں۔ حضرت عیسیٰ ؑ کو آخر زمانہ میں اپنے وقت مقررہ پر جو موت آئے گی وہ مراد ہو سکتی ہے۔

Note Change of Meaning of Arabic Hadith in Urdu by Urdu Translator

Data Collected By: Rana Ammar Mazhar

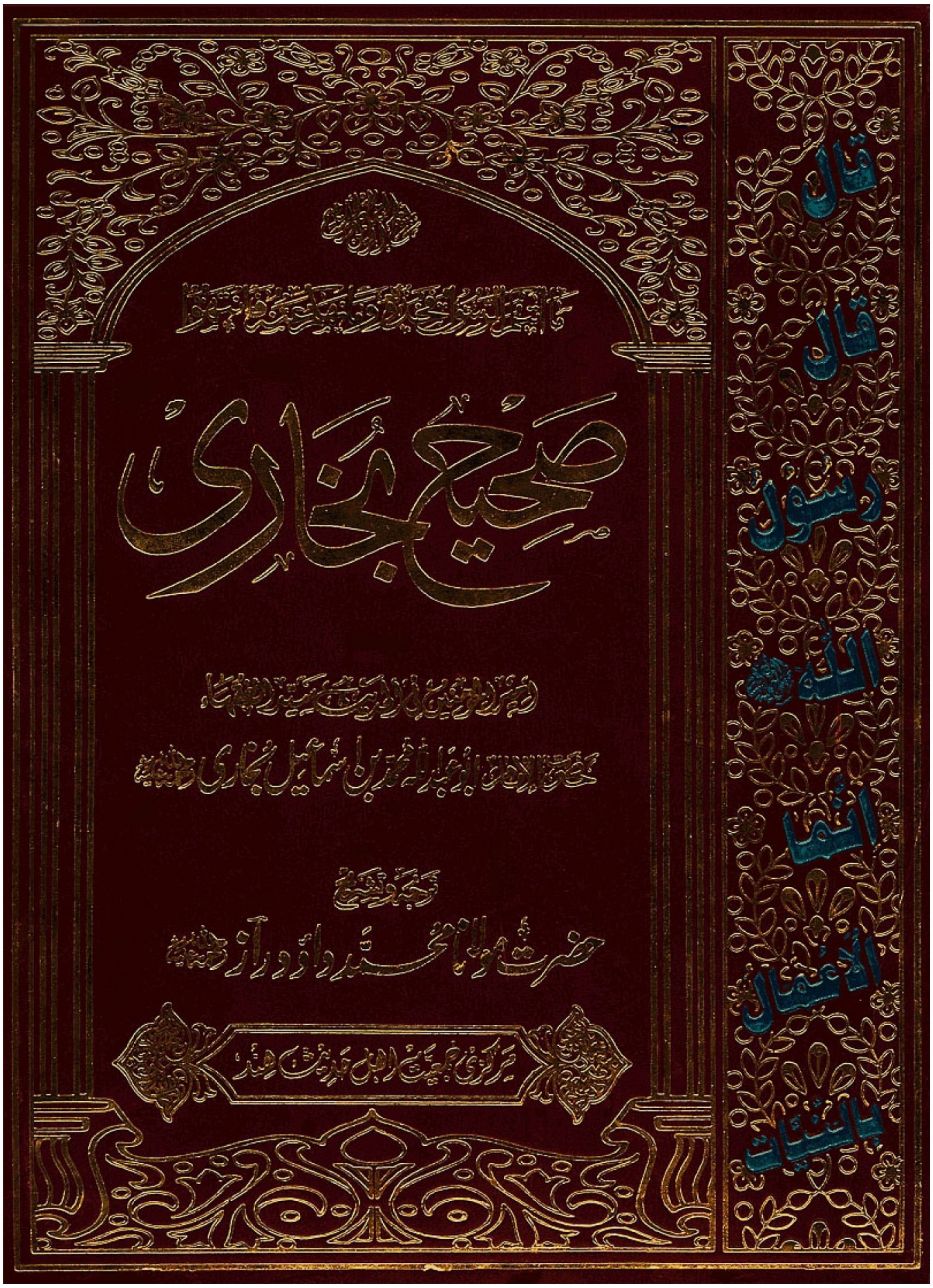
صحیح بخاری
قال قال رسول الله ﷺ إنما الأعمال بالنيات

جملہ حقوق بحق مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند محفوظ @

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۱۱۰۰۰۶
۲۔ مکتبہ سلفیۃ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوری تالاب، وارانسی
۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی
۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر
۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور۔۵۶۰۰۵۱
۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ حَتّى فَرَغَ مِنَ الآيَةِ كُلِّهَا.

١٣- باب قوله

﴿مَا جَعَلَ اللهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلاَ سَائِبَةٍ وَلاَ وَصِيلَةٍ وَلاَ حَامٍ﴾ ﴿وَإِذْ قَالَ اللهُ﴾ يَقُولُ قَالَ اللهُ ﴿وَإِذْ﴾ هـ‍ـا صِلَةٌ ﴿الْمَائِدَةُ﴾ أَصْلُهَا مَفْعُولَةٌ: كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَتَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ وَالْمَعْنَى مِيْدَ بِهَا صَاحِبُهَا مِن ـ‍ـرٍ يُقَالُ: مَادَنِي يَمِيدُنِي، وَقَالَ ابْنُ ـبَّاسٍ: مُتَوَفِّيكَ مُمِيتُكَ.

٤٦٢٣- حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلاَ يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لآلِهَتِهِمْ لاَ يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ : وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((رَأَيْتُ عَمْرُو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ)) وَالْوَصِيلَةُ : النَّاقَةُ الْبِكْرُ تُبَكِّرُ فِي أَوَّلِ نَتَاجِ الإِبِلِ ثُمَّ تُثَنِّي بَعْدُ بِأُنْثَى وَكَانُوا يُسَيِّبُونَهُمْ لِطَوَاغِيتِهِمْ إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ وَالْحَامُ فَحْلُ الإِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ الْمَعْدُودَ فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ وَدَعُوهُ لِلطَّوَاغِيتِ وَأَعْفَوْهُ مِنَ

پڑھ کر سنائی۔

باب آیت ﴿ ماجعل الله من بحيرة ﴾ کی تفسیر

یعنی اللہ نے نہ بحیرہ کو مقرر کیا ہے' نہ سائبہ کو اور نہ وصیلہ کو اور نہ حام کو۔" "واذ قال الله (میں قال) معنی میں یقول کے ہے اور "اذ" یہاں زائد ہے۔ المائدہ اصل میں مفعولة (میمودة) کے معنی میں ہے۔ گو صیغہ فاعل کا ہے' جیسے عیشة راضیة اور تطلیقة بـ‍ـنة میں ہے۔ تو مائدہ کا معنی ممیدہ یعنی خیر اور بھلائی جو کسی کو دی گئی ہے۔ اسی سے مادنی یمیدنی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا' متوفیک کے معنی میں تجھ کو وفات دینے والا ہوں۔ حضرت عیسیٰ ؑ کو آخر زمانہ میں اپنے وقت مقررہ پر جو موت آئے گی وہ مراد ہو سکتی ہے۔

(۴۶۲۳) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا' ان سے صالح بن کیسان نے' ان سے ابن شہاب نے اور ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ "بحیرہ" اس اونٹنی کو کہتے تھے جس کا دودھ بتوں کے لیے روک دیا جاتا اور کوئی شخص اس کے دودھ کو دوہنے کا مجاز نہ سمجھا جاتا اور "سائبہ" اس اونٹنی کو کہتے تھے جسے وہ اپنے دیوتاؤں کے نام پر آزاد چھوڑ دیتے اور اس سے بار برداری و سواری وغیرہ کا کام نہ لیتے۔ سعید راوی نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتوں کو جہنم میں گھسیٹ رہا تھا' اس نے سب سے پہلے سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی تھی۔ اور "وصیلة" اس جوان اونٹنی کو کہتے تھے جو پہلی مرتبہ مادہ بچہ جنتی اور پھر دوسری مرتبہ بھی مادہ ہی جنتی' اسے بھی وہ بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے لیکن اسی صورت میں جبکہ وہ برابر دو مرتبہ مادہ بچہ جنتی اور اس درمیان میں کوئی نر بچہ نہ ہوتا۔ اور "حام" وہ نر اونٹ جو مادہ پر شمار سے کئی دفعہ چڑھتا (اس کے نطفے سے دس بچے پیدا ہو جاتے) جب وہ اتنی صحبتیں کر چکتا تو اس کو بھی بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے اور

الْحَمْلِ فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَمَّوْهُ الْحَامِيَ. قَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعْتُ سَعِيدًا قَالَ: يُخْبِرُهُ بِهَذَا قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَحْوَهُ. وَرَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

[راجع: ۳۵۲۱]

بوجھ لادنے سے معاف کر دیتے (نہ سواری کرتے) اس کا نام حام رکھتے اور ابوالیمان (حکم بن نافع) نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' انہوں نے زہری سے سنا' کہا میں نے سعید بن مسیب سے یہی حدیث سنی جو اوپر گزری۔ سعید نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا (وہی عمرو بن عامر خزاعی کا قصہ جو اوپر گزرا) اور یزید بن عبداللہ بن ہاد نے بھی اس حدیث کو ابن شہاب سے روایت کیا' انہوں نے سعید بن مسیب سے' انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے' کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

٤٦٢٤- حدَّثني مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْكِرْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ)). [راجع: ۱۰٤٤]

(۴۶۲۴) مجھ سے محمد بن ابی یعقوب ابو عبداللہ کرمانی نے بیان کیا' کہا ہم سے حسان بن ابراہیم نے بیان کیا' کہا ہم سے یونس نے بیان کیا' ان سے زہری نے' ان سے عروہ نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کے بعض حصے بعض دوسرے حصوں کو کھائے جا رہے ہیں اور میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں اس میں گھسیٹتا پھر رہا تھا۔ یہی وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے سانڈ چھوڑنے کی رسم ایجاد کی تھی۔

١٤- باب قوله ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ، فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾.

باب آیت ﴿وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم﴾ الخ

کی تفسیر یعنی "اور میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان کے درمیان موجود رہا' پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا (جب سے) تو ہی ان پر نگراں ہے اور تو تو ہر چیز پر گواہ ہے۔"

قیامت کے دن حضرت عیسیٰ ان لفظوں میں اپنی صفائی پیش کریں گے۔

٤٦٢٥- حدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً))،

(۴۶۲۵) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' کہا ہم کو مغیرہ بن نعمان نے خبر دی' انہوں نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا' اے لوگو! تم اللہ کے پاس جمع کئے جاؤ گے' ننگے پاؤں' ننگے جسم اور بغیر ختنہ کے' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ "جس طرح ہم نے اول بار پیدا

ثُمَّ قَالَ: ((﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾)) إِلَى آخِرِ الآيَةِ. ثُمَّ قَالَ: ((أَلاَ وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلاَئِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، أَلاَ وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ: إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحِ : ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾ فَيُقَالُ: إِنَّ هَؤُلاَءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ)).

کرنے کے وقت ابتدا کی تھی' اسی طرح اسے دوبارہ زندہ کر دیں گے' ہمارے ذمہ وعدہ ہے' ہم ضرور اسے کر کے ہی رہیں گے۔" آخر آیت تک۔ پھر فرمایا قیامت کے دن تمام مخلوق میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔ ہاں اور میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا اور انہیں جہنم کی بائیں طرف لے جایا جائے گا۔ میں عرض کروں گا' میرے رب! یہ تو میرے امتی ہیں؟ مجھ سے کہا جائے گا' آپ کو نہیں معلوم ہے کہ انہوں نے آپ کے بعد نئی نئی باتیں شریعت میں نکالی تھیں۔ اس وقت بھی وہی کہوں گا جو عبد صالح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ہو گا کہ "میں ان کا حال دیکھتا رہا جب تک میں ان کے درمیان رہا' پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا (جب سے) تو ہی ان پر نگران ہے" مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کی جدائی کے بعد یہ لوگ دین سے پھر گئے تھے۔

[راجع: ٣٣٤٩]

قسطلانی نے کہا' مراد وہ گنوار لوگ ہیں جو خالی دنیا کی رغبت سے مسلمان ہوئے تھے اور آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد وہ اسلام سے پھر گئے تھے اور وہ جملہ اہل بدعت مراد ہیں جن کا اوڑھنا بچھونا بدعات بنی ہوئی ہیں۔

١٥- باب قَوْلِهِ : ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾.

باب آیت ﴿ان تعذبهم فانهم عبادک﴾ الخ کی تفسیر

یعنی "تو اگر انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بھی تو زبردست حکمت والا ہے۔"

مغفرت کا معاملہ مشیت الٰہی کے حوالہ ہے۔ اس میں کسی کو چون و چرا کی گنجائش نہیں۔ ہاں جن کے لیے خلود واجب کر دی گئی ہے وہ بہرحال مغفرت سے محروم ہی رہیں گے۔

٤٦٢٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ، وَإِنَّ نَاسًا يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ- إِلَى قَوْلِهِ - الْعَزِيزُ

(۴۶۲۶) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے مغیرہ بن نعمان نے بیان کیا' ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' تمہیں قیامت کے دن جمع کیا جائے گا اور کچھ لوگوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو نیک بندے نے کہا ہو گا۔ "میں ان کا حال دیکھتا رہا جب تک میں ان کے درمیان رہا" آخر آیت العزیز الحکیم تک۔

Prophetic Commentary on the Qur'an (Tafseer of the Prophet (PBUH))

Bukhari :: Book 6 :: Volume 60 :: Hadith 264

Narrated Ibn Abbas:

The Prophet delivered a sermon and said, "You (people) will be gathered before Allah (on the Day of Resurrection) bare-footed, naked and uncircumcised." (The Prophet then recited):-- 'As We began the first creation We shall repeat it. (It is) a promise We have undertaken and truly We shall do it.' and added, "The first man who will be dressed on the Day of Resurrection, will be Abraham. Lo! Some men from my followers will be brought and taken towards the left side, whereupon I will say, 'O Lord, (these are) my companions!' It will be said, 'You do not know what new things they introduced (into the religion) after you.' I will then say as the righteous pious slave, Jesus, said, 'I was a witness over them while I dwelt among them...(to His Statement)..and You are the Witness to all things.' (5.117) Then it will be said, '(O Muhammad) These people never stopped to apostate since you left them."

Death of Jesus Christ Isa & Quran By Allama Abu Al-Khair Asadi

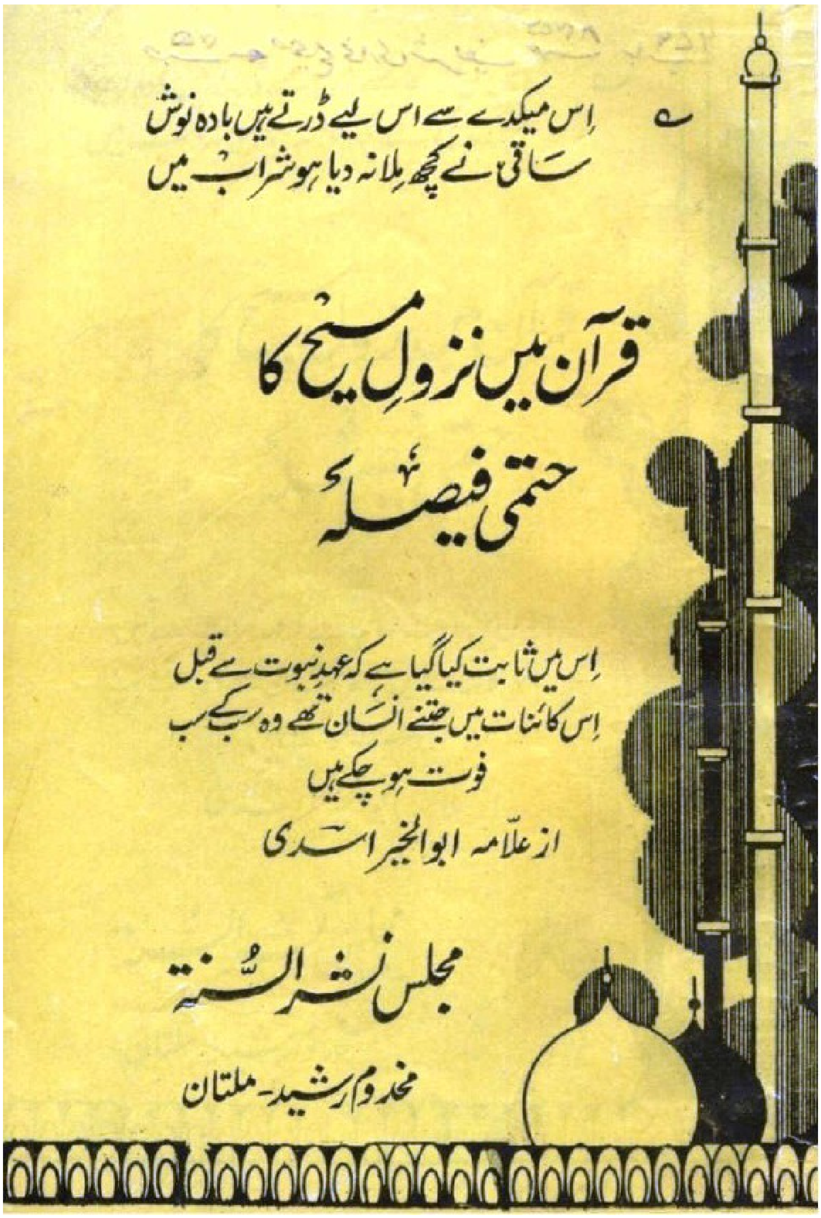

صفحہ ۴۵ ← صحیح بخاری شریف صفحہ ۸۴۵ باب ۶۷۶

نزولِ مسیح میں اکابرین کا اضطراب

بعض اکابر یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ قرآن
سے تو صریح طور پر حضرت عیسٰی کی موت ثابت ہے لیکن
احادیث میں نزولِ مسیح کے بارے میں اتنی تشہیر ہو چکی ہے
کہ وہ اس تشہیر کی یکسر تغلیط نہ کر سکتے تھے۔ اس لیے
انہوں نے یہ روش اختیار کی کہ جب وہ اس بحث کو قرآن
کے مفہوم میں بیان کرتے تو وہاں حضرت عیسٰی کی موت ثابت
کر دیتے، اور مرعوبیت کی وجہ سے جب اس نظریے کی
تشہیر کی طرف نظر کرتے تو احادیث سے نزولِ مسیح ثابت
کر دیتے۔

ہم ان کی اس دو رُخی روش پر قطعاً فیصلہ نہیں کر سکتے کہ

وہ کس نیت کی بنیاد پر اس روش کو اختیار کر رہے تھے۔ بلکہ ہم ان کا ایک عظیم احسان سمجھتے ہیں کہ انہوں نے قرآن کے حقائق کو تو بالکل مجروح نہیں ہونے دیا۔ باقی رہی احادیث کی بات، انہوں نے ان کے ساتھ سند بھی بیان کر دی ہے تاکہ راویوں کی ثقاہت اور جراحت کے بعد آنے والے خود فیصلہ کر لیں کہ ان میں سے کون سی بات صحیح ہے اور کون سی بات غلط۔ آپ ان کے نظائر ملاحظہ فرمائیے۔ امام بخاری نے اپنی کتاب میں سند کے ساتھ نزول مسیح مرویات بھی بیان کی ہیں۔ دوسری طرف جہاں قرآن کی تفسیری مرویات درج کی ہیں تو وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قرآن کے ساتھ صریح موت بھی ثابت کر رہے ہیں۔ امام بخاری کتاب التفسیر میں سورہ مائدہ کے باب میں لکھتے ہیں:

قال ابن عباس قولہ تعالیٰ متوفیک۔ ممیتک۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یا عیسیٰ انی متوفیک کا مفہوم یہ ہے کہ اے عیسیٰ میں تجھے موت دینے والا ہوں۔ امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ انی متوفیک کی آیت تو آل عمران میں ہے۔ امام بخاری نے اس تفسیری معنی کو وہاں کیوں نہیں درج کیا۔ اور اسے سورۃ مائدہ کی تفسیر میں

کیوں درج کر دیا۔ وہ فرماتے ہیں اس کی اصل وجہ یہ تھی۔
ذکرها المصنف هنا لمناسبة قوله فی هذه
السورة فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم
(فتح الباری شرح بخاری ج۸ ص۲۳۸)

امام بخاری کا مقصد یہ تھا کہ جس طرح سورۃ مائدہ میں فلما توفیتنی کا مفہوم موت کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے اسی طرح متوفیك کا مفہوم بھی وہی ہے۔ اس لیے متوفیك کی تفسیر کو سورۃ مائدہ میں درج کر دیا۔ تاکہ ان دونوں آیات میں جو معنوی تطبیق ہے قارئین پر اچھی طرح واضح ہو جائے۔

اس سے معلوم ہوا کہ امام بخاری قرآن سے حضرت عیسٰی کی صریح طور پر موت ثابت کر رہے ہیں۔ اور جہاں انہوں نے اپنی کتاب میں نزول مسیح کے بارے میں احادیث درج کی ہیں وہاں انہوں نے ان کی سند میں مخدوش راویوں کے نام بھی درج کر دیے ہیں۔ تاکہ جرح کے ذریعے اس نظریے کی حقیقت معلوم ہو سکے۔

امام ابن حزم جنہیں سلفی مسلک میں ایک عظیم محدث کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے، ان کی کتاب المحلٰی کافی تشہیر کی حامل ہے۔ اس کتاب کے جزو اوّل میں عقائدِ اسلامیہ کی

وضاحت کی گئی ہے۔ آپ نے نزولِ مسیح کے عقیدے کو دو جگہ بیان کیا ہے۔ جہاں اس عقیدے کو قرآن کے ساتھ بیان کیا ہے وہاں تو حضرت عیسٰی کی موت ثابت کر دی ہے۔ آپ چوں کہ سلفی مسلک کے حامل تھے، اس لیئے نزولِ مسیح کی مروی احادیث کو کیسے نظر انداز کر سکتے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس کتاب کے دوسرے مقام پر احادیث کے ذریعے نزولِ مسیح کو بھی ثابت کر دیا ہے آپ اپنے پہلے عقیدے کے بارے میں فرماتے ہیں :۔

قالوفاة قسمان نوم و موت فقط ولم یُرد عیسٰی علیہ السلام (فلما توفیتنی) وفاة النوم فصح انہ انما عنی وفاة الموت۔

(المحلی ص۲۳ ج۱)

قرآن میں لفظِ وفات کے دو مفہوم بیان کیے گئے ہیں۔ ایک مفہوم نیند پر اطلاق کرتا ہے۔ دوسرا مفہوم موت پر۔ حضرت عیسٰی کے قول فلما توفیتنی میں نیند کی موت مراد نہیں بلکہ صحیح یہ ہے کہ آپ نے فلما توفیتنی میں وفات کو حقیقی موت کے مفہوم میں استعمال کیا ہے۔ (المحلی ص۲۳ ج۱)

اب آپ دوسرے عقیدے کو ملاحظہ فرمائیے۔ آپ فرماتے ہیں:

ألا ان عیسٰی بن مریم سینزل۔ کما جاء فی حدیث

مسلم - المحلی صـ۹ ج ۱)

مسلم اور دوسری احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں نزول فرمائیں گے۔ (المحلی (صـ ج ۱)

اس تضاد سے سطحی اذہان رکھنے والے کافی پریشان ہوجاتے ہیں۔ اس میں زیادہ پریشانی کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے دیکھ لیا کہ امام بخاری اور امام ابن حزم قرآن سے تو حضرت عیسیٰ کی موت ثابت کررہے ہیں۔ اور جن احادیث سے نزول ثابت ہو رہا ہے آپ جب ان کی سندوں پر جرح کریں گے تو آپ معلوم کرلیں گے کہ نزول مسیح کی ساری تعمیر چند مخدوش راویوں کے اختراعی تخیلات پر کی گئی ہے۔ اس میں وہ حضرات جو سلفی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں اب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی سلفیت کو قرآن کے تابع کرتے ہیں یا قرآن کو ناقص سمجھتے ہوئے اس پر اپنی سلفیت کو ترجیح دیتے ہیں۔ ع

تماشائے اہل کرم دیکھتے ہیں

اِس آیت کے مفہوم میں حضرت تھانوی کا فیصلہ

حضرت تھانوی صاحب اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔ جس سے ثابت ہو رہا ہے کہ اِس آیت سے حضرت عیسٰی کا نزول ثابت نہیں ہوتا ۔

آیت کا صحیح ترجمہ یہ ہے :۔

وَاِن من اھل الکتاب الّا لیؤمننّ بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا ۔

ترجمہ :۔ کوئی شخص اہلِ کتاب (یعنی یہود میں) سے (باقی) نہیں رہتا ۔ مگر وہ عیسٰی علیہ السلام (کی نبوت) کی اپنے مرنے سے (ذرا) پہلے (جب کہ عالم برزخ نظر آنے لگتا ہے) ضرور

تصدیق کر لیتا ہے ۔ (گو اُس وقت تصدیق نافع نہیں مگر ظہور بطلان کے لیے تو کافی ہے ۔ تو اس سے اگر اب ہی ایمان لے آویں تو نافع ہو جاوے) ۔ اور (جب دنیا و برزخ دونوں ختم ہو چکیں گی یعنی) قیامت کے روز وہ (یعنی عیسٰی علیہ السلام) ان منکرین کے (انکار پر) گواہی دیں گے ۔

(تفسیر بیان القرآن صفحہ ۳۱۳)

Correct Translation of Verse 3:55 as per Sahih Bukhari Hadith & Wrong Interpretation

Change in Meaning of Quran Verse 3:55 by Taqdeem o Takheer Trick

By Ashraf Ali Thanvi

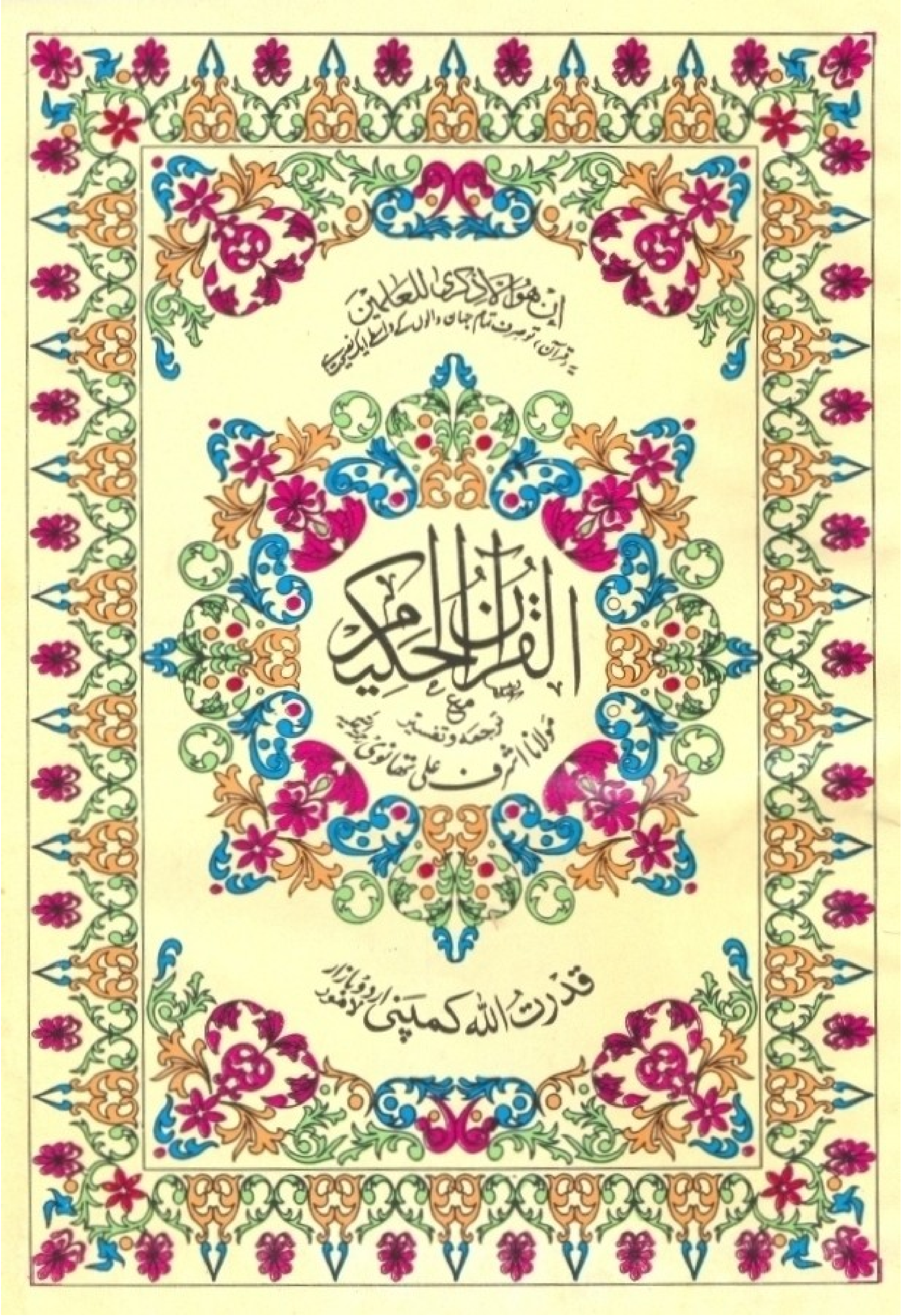

مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٥٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ
لے کر آیا ہوں تمہارے رب کے پاس سے۔ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو بیشک اللہ تعالیٰ میرے بھی رب ہیں اور تمہارے
رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٥١﴾ فَلَمَّآ اَحَسَّ
بھی رب ہیں سو تم لوگ اسکی عبادت کرو۔ بس یہ ہے راہ راست سو جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)
عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ
نے اُن سے انکار دیکھا تو آپ نے فرمایا کوئی ایسے آدمی بھی ہیں جو میرے مددگار ہو جاویں اللہ کے واسطے حواریین
الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا
بولے کہ ہم ہیں مددگار اللہ (کے دین) کے ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور آپ اس کے گواہ رہیے
مُسْلِمُوْنَ ﴿٥٢﴾ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ
کہ ہم فرمانبردار ہیں۔ اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ان چیزوں (یعنی احکام) پر جو آپ نے نازل فرمائیں اور پیروی اختیار کی
فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ
ہم نے (ان) رسول کی سو ہم کو ان لوگوں کیساتھ لکھ دیجیے جو تصدیق کرتے ہیں اور ان لوگوں نے خفیہ تدبیر کی ف۱ اور اللہ تعالیٰ نے خفیہ تدبیر فرمائی
خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٥٤﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَ ع
اور اللہ تعالیٰ سب تدبیریں کرنیوالوں سے اچھے ہیں ف۲ جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ (کچھ غم نہ کرو) بیشک میں تم کو ف۳ وفات دینے والا
رَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ
ہوں اور (فی الحال) میں تم کو اپنی طرف اُٹھائے لیتا ہوں ف۴ اور تم کو ان لوگوں سے پاک کرنے والا ہوں جو منکر ہیں۔ ف۵ اور جو لوگ تمہارا
الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ
کہنا ماننے والے ہیں اُن کو غالب رکھنے والا ہوں ان لوگوں پر جو کہ (تمہارے) منکر ہیں روز قیامت تک۔ ف۶
ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ
پھر میری طرف ہوگی سب کی واپسی سو میں تمہارے درمیان (عملی) فیصلہ کر دوں گا ان امور میں جن میں تم باہم اختلاف
تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٥٥﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا
کرتے تھے تفصیل (فیصلہ کی) یہ ہے کہ جو لوگ (ان اختلاف کرنیوالوں میں) کافر تھے سو ان کو سخت سزا
شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٥٦﴾
دونگا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور ان لوگوں کا کوئی حامی (و طرفدار) نہ ہوگا۔

ف۱

چنانچہ مکر و حیلہ سے آپ کو گرفتار کرکے سولی دینے پر آمادہ ہوئے۔

ف۲

ایک اور شخص کو عیسیٰ علیہ السلام کی شکل بنا دیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھا لیا۔ جس سے وہ محفوظ رہے۔ اور وہ ہم شکل سولی دیا گیا۔

ف۳

یعنی اپنے وقت موعود پر طبعی موت سے وفات دینے والا ہوں۔ اس سے مقصود بشارت دینا تھا حفاظت مِنَ الْاَعْدَاء کی۔ یہ وقت موعود اس وقت آوے گا جب قرب قیامت کے زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر تشریف لاویں گے۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔

ف۴

یہ وعدہ عالم بالا کی طرف فی الحال اُٹھا لینے کا ہے۔ چنانچہ یہ وعدہ ساتھ کے ساتھ پورا کیا گیا جس کے ایفاء کی خبر سورہ نساء میں دی گئی ہے رفعه الله اليه اب زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اگرچہ پہلا وعدہ پیچھے پورا ہوگا لیکن مذکور پہلے ہے۔ کیونکہ یہ مثل دلیل کے ہے وعدہ دوم کے لیے۔ اور دلیل رتبۃً مقدم ہوتی ہے اور واو چونکہ ترتیب کیلئے موضوع نہیں لہٰذا اس تقدیم و تاخیر میں کوئی اشکال نہیں۔

ف۵

اس وعدہ کا ایفا اس طرح ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور یہود کے سب بیجا الزامات اور افتراؤں کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذمہ لگاتے تھے۔ صاف کر دیا۔

ف۶

یہاں اتباع سے مراد خاص اتباع ہے۔ یعنی اعتقاد نبوت پس مصداق متبعین کے وہ لوگ ہیں جو آپکی نبوت کے معتقد ہیں۔ سو اس میں نصاریٰ اور اہل اسلام دونوں

(باقی بر صفحہ آئندہ)

الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ

تجویز کیا تھا بعد اس کے کہ بہت سے دلائل انکو پہنچ چکے تھے پھر ہم نے اس سے درگذر کر دیا تھا

وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ

اور موسیٰ علیہ السلام کو ہم نے بڑا رعب دیا تھا اور ہم نے ان لوگوں سے قول و قرار لینے کے واسطے کوہِ طور کو

بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ

اُٹھا کر ان کے اوپر معلق کر دیا تھا اور ہم نے ان کو یہ حکم دیا تھا کہ دروازہ میں عاجزی سے داخل ہونا اور ہم نے ان کو یہ حکم دیا تھا

لَا تَعْدُوْا فِى السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾

کہ یومِ ہفتہ کے بارے میں تجاوز مت کرنا اور ہم نے ان سے قول و قرار نہایت شدید لئے

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ

سو ہم نے سزا میں مبتلا کیا ان کی عہد شکنی کی وجہ سے اور ان کے کفر کی وجہ سے احکامِ الٰہیہ کے ساتھ اور ان کے قتل کرنے کی وجہ

الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ

سے انبیاء کو ناحق اور ان کے اس مقولہ کی وجہ سے کہ ہمارے قلوب محفوظ ہیں بلکہ ان کے کفر کے سبب اُن کے

عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥٥﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَ

قلوب پر اللہ تعالیٰ نے بند لگا دیا ہے سو ان میں ایمان نہیں مگر قدرے قلیل ف۱ اور ان کے کفر کی وجہ سے اور حضرت

قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿١٥٦﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا

مریم علیہا السلام پر ان کے بڑا بھاری بہتان دھرنے کی وجہ سے اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے

الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَ

مسیح عیسیٰ بن مریم کو جو کہ رسول ہیں اللہ تعالےٰ کے قتل کر دیا ف۲ حالانکہ انھوں نے نہ انکو قتل کیا اور

مَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ

نہ ان کو سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا اور جو لوگ ان کے بارہ میں اختلاف کرتے ہیں

لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ

وہ غلط خیال میں ہیں ان کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے

وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿١٥٧﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

اور انھوں نے انکو یقینی بات ہے کہ قتل نہیں کیا بلکہ ان کو اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ تعالےٰ بڑے

ف۱
نقضِ میثاق میں سب مابعد کا مضمون داخل ہے۔ لیکن زیادتِ تشنیع کے لئے سب معاملات کو الگ الگ بھی بیان فرما دیا کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ ان کا یہ معاملہ ہے کہ ان کے احکام کے منکر ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہ برتاؤ ہے کہ ان کی تکذیب سے گزر کر ان کو قتل کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ معاملہ ہے کہ آپ کے سامنے اپنے حق پر ہونے کے مدعی ہیں۔ اور یہ سب اقسام کفر کے ہیں۔

ف۲
عیسیٰ علیہ السلام کے نام کے ساتھ جو رسول اللہ آیا ہے یہ یہود کا قول نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ نے بڑھا دیا ہے کہ دیکھو ایسے کی نسبت ایسا کہتے ہیں۔

عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ

زبردست ہیں حکمت والے ہیں اور کوئی شخص اہل کتاب سے نہیں رہتا مگر وہ عیسیٰ علیہ السلام کی اپنے مرنے سے پہلے

قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ ۚ

ضرور تصدیق کر لیتا ہے اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی دیں گے ف۱

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ

سو یہود کے ان ہی بڑے بڑے جرائم کے سبب ہم نے بہت سی پاکیزہ چیزیں جو ان کیلئے حلال تھیں ان پر حرام کر دیں ف۲

لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿۱۶۰﴾ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا

اور بسبب اس کے کہ وہ بہت سے آدمیوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی راہ سے مانع بن جاتے تھے اور بہ سبب اس کے کہ وہ سود لیا کرتے

وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۭ وَ

تھے حالانکہ ان کو اس سے ممانعت کی گئی تھی اور بسبب اس کے کہ وہ لوگوں کے مال ناحق طریقہ سے کھا جاتے تھے اور

اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ

ہم نے ان لوگوں کے لیئے جو ان میں سے کافر ہیں دردناک سزا کا سامان کر رکھا ہے۔ لیکن ان میں جو لوگ علم (دین) ہیں

فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

پختہ ہیں اور جو ان میں) ایمان لے آنے والے ہیں کہ اس (کتاب) پر (بھی) ایمان لاتے ہیں جو آپ کے پاس بھیجی گئی اور اس پر

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ

بھی (ایمان رکھتے ہیں) جو آپ سے پہلے بھیجی گئی تھی اور اور جو (ان میں) نماز کی پابندی کرنیوالے ہیں اور جو (ان میں) زکوٰۃ دینے

الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ

والے ہیں اور جو (ان میں) اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر اعتقاد رکھنے والے ہیں سو ایسے لوگوں کو ہم ضرور آخرت

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ ۧ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰي نُوْحٍ

میں) ثواب عظیم عطا فرمائیں گے ف۳ ہم نے آپ کے پاس وحی بھیجی ہے جیسے نوحؑ کے پاس بھیجی تھی

وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ

اور ان کے بعد اور پیغمبروں کے پاس اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ

وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ

اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اولادِ یعقوبؑ اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ

ف۱

اوپر یہود کی بعض شرارتیں اور کچھ سزائیں لعن وغیرہ جو کہ از قسم امور تکوینیہ اور واقع فی الدنیا ہیں بیان فرمائی ہیں۔ آگے بھی ان کی بعض شرارتوں کا مع ذکر بعض عقوبات واقعہ فی الدنیا از قبیل امور تشریعیہ کہ تحریم طیبات ہے اور مع ذکر عقوبت اخرویہ کہ عذاب الیم ہے۔ بیان ہے اور چونکہ اصل سزا یہی ہے۔ اس لئے ذکر یہود کے شروع پر بھی عذاب مہین کے عنوان سے اس کو فرمایا تھا پس طرفین میں ہونے سے زیادہ تاکید ہو گئی۔

ف۲

جرائم سے جو تحریم ہوئی وہ تحریم عام تھی۔ گو جرائم سے بعضے صلحاء محفوظ بھی تھے کیونکہ بہت سی حکمتوں کے اقتضاء سے عادۃ اللہ یونہی جاری ہے۔ جیسا قرآن میں اس کی طرف اشارہ بھی ہے۔ واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ بڑا مجرم وہ ہے جس کے بے ضرورت سوال کرنے سے کوئی شے سب کے لئے حرام ہو جائے یعنی زمانہ وحی میں۔ اور شریعت محمدیہ میں جو چیزیں حرام ہیں وہ کسی مضرت انسانی یا روحانی کی وجہ سے حرام ہیں کہ اس حیثیت سے غیر طیب ہیں۔ پس تحریم طیبات نافعہ عقوبت وسیاست ہے اور تحریم طیبات ضارہ رحمت وحفاظت ہے۔

ع ۲۲ / ۱۰ / ۲

ف۳

مراد ان سے یہ حضرات اور ان کے امثال ہیں جیسے عبداللہ بن سلامؓ واسیدؓ وثعلبہؓ اور آیت کا یہی شان نزول ہے۔ اور آیت میں اجر کامل کی تعلیق اور ان امور مذکورہ پر مقصود ہے اور نفس اجر ومطلق نجات صرف عقائد ضروریہ کی تصحیح سے وابستہ ہے۔

Wrong Translation against Sahih Bukhari Hadith & Wrong Interpretation

مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ ۚ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ

(توبہ توبہ) میں تو آپ کو (شریک سے) منزہ سمجھتا ہوں مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں

فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۚ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ

اگر میں نے کہا ہوگا تو آپ کو اس کا علم ہوگا آپ تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتے ہیں اور میں آپ کے علم میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا تمام

أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿١١٦﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ

غیبوں کے جاننے والے آپ ہیں میں نے تو ان سے اور کچھ نہیں کہا مگر صرف وہی جو آپ نے مجھ سے کہنے کو فرمایا تھا کہ

اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ

تم اللہ کی بندگی اختیار کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں

فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنْتَ عَلَىٰ

رہا۔ پھر جب آپ نے مجھ کو اٹھا لیا تو آپ ان پر مطلع رہے اور آپ ہر چیز کی پوری

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١١٧﴾ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِنْ تَغْفِرْ

خبر رکھتے ہیں اگر آپ ان کو سزا دیں گے تو یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ ان کو معاف

لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾ قَالَ اللَّهُ هَٰذَا يَوْمُ

فرما دیں تو آپ زبردست ہیں حکمت والے ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماویں گے کہ یہ وہ دن ہے کہ

يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ

جو لوگ سچے تھے ان کا سچا ہونا ان کے کام آوے گا ان کو باغ ملیں گے جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

نہریں جاری ہونگی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور خوش اور یہ اللہ تعالیٰ

وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١٩﴾ لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ

سے راضی اور خوش ہیں یہ بڑی بھاری کامیابی ہے اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمانوں کی

وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٢٠﴾

اور زمین کی اور ان چیزوں کی جو ان میں موجود ہیں اور وہ ہر شے پر پوری قدرت رکھتے ہیں

آیاتها (١٦٥) — (٦) سُورَةُ الْأَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ (٥٥) — رکوعاتها (٢٠)

اور اسمیں ایک سو پینسٹھ آیتیں — سورۂ انعام مکہ میں نازل ہوئی — اور بیس رکوع ہیں

Margin notes:

رقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ف ١: نہ باعتبار اپنے عقیدے کے کہ میں موحد ہوں۔ اور نہ باعتبار واقع کے کہ آپ واحد ہیں۔

ع ١٦ ٥ ٦

Compression of Same Verse Different English Translations

Notice the same Arabic Word in two different forms as per sentence requirement but different meaning is adopted against Hadith of Sahih Bukhari in Prophetic Commentary on the Qur'an (Tafseer of the Prophet (PBUH)).

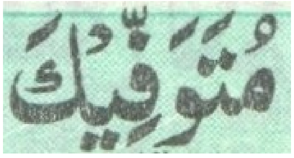

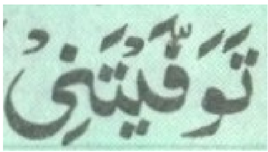

Translation
Arabic (A)
Muhammad Asad (MA)
Mohammed Mammaduke Pickthall (MMP)
Rashid Khalifa (RK)
Shakir (S)
Dr Shabbir Ahmed (SA)
Transliteral (T)
Yusuf Ali (YA)

3:55 (A) إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ

3:55 (T) Ith qala Allahu ya AAeesa innee mutawaffeeka warafiAAuka ilayya wamutahhiruka mina allatheena kafaroo wajaAAilu allatheena ittabaAAooka fawqa allatheena kafaroo ila yawmi alqiyamati thumma ilayya marjiAAukum faahkumu baynakum feema kuntum feehi takhtalifoon**a**

3:55 (RK) Thus, GOD said, "**O Jesus, I am terminating your life**, raising you to Me, and ridding you of the disbelievers. I will exalt those who follow you above those who dis- believe, till the Day of Resurrection. Then to Me is the ultimate destiny of all of you, then I will judge among you regarding your disputes.

3:55 (YA) Behold! God said: "O Jesus! I will take thee and raise thee to Myself and clear thee (of the falsehoods) of those who blaspheme; I will make those who follow thee superior to those who reject faith, to the Day of Resurrection: Then shall ye all return unto me, and I will judge between you of the matters wherein ye

dispute.

3:55 (MMP) (And remember) when Allah said: O Jesus! Lo! I am gathering thee and causing thee to ascend unto Me, and am cleansing thee of those who disbelieve and am setting those who follow thee above those who disbelieve until the Day of Resurrection. Then unto Me ye will (all) return, and I shall judge between you as to that wherein ye used to differ.

3:55 (SA) "O Jesus! **I will cause you to die of natural causes** and I will exalt you in honor in My Court and I will clear you of the slander of the disbelievers. I will cause those who truly follow you to dominate the rejecters until the Day of Resurrection. Eventually, all of you will return to Me, then I will judge among you about what you used to differ."

3:55 (MA) Lo! God said: "O Jesus! Verily, **I shall cause thee to die**, and shall exalt thee unto Me, and cleanse thee of [the presence of] those who are bent on denying the truth; and I shall place those who follow thee [far] above those who are bent on denying the truth, unto the Day of Resurrection. In the end, unto Me you all must return, and I shall judge between you with regard to all on which you were wont to differ. [C45]

3:55 (S) And when Allah said: O Isa, I am going to terminate the period of your stay (on earth) and cause you to ascend unto Me and purify you of those who disbelieve and make those who follow you above those who disbelieve to the day of resurrection; then to Me shall be your return, so l will decide between you concerning that in which you differed.

Translation
Arabic (A)
Muhammad Asad (MA)
Mohammed Mammaduke Pickthall (MMP)
Rashid Khalifa (RK)
Shakir (S)
Dr Shabbir Ahmed (SA)
Transliteral (T)
Yusuf Ali (YA)

5:117 (A) مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللهَّ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

5:117 (T) Ma qultu lahum illa ma amartanee bihi ani oAAbudoo Allaha rabbee warabbakum wakuntu AAalayhim shaheedan ma dumtu feehim falamma tawaffaytanee kunta anta a**l**rraqeeba AAalayhim waanta AAala kulli shay-in shaheed**un**

5:117 (RK) "I told them only what You com- manded me to say, that: `You shall worship GOD, my Lord and your Lord.' I was a witness among them for as long as I lived with them. **<u>When You terminated my life on earth</u>**, You became the Watcher over them. You witness all things.

5:117 (YA) "Never said I to them aught except what Thou didst command me to say, to wit, 'worship God, my Lord and your Lord'; and I was a witness over them whilst I dwelt amongst them; when Thou didst take me up Thou wast the Watcher over them, and Thou art a witness to all things.

5:117 (MMP) I spake unto them only that which Thou commandedst me, (saying): Worship Allah, my Lord and your Lord. I was a witness of them while I dwelt among them, and when Thou tookest me Thou wast the Watcher over them. Thou art Witness over all things.

5:117 (SA) "Never did I say to them except what You Commanded me to say, 'Worship and obey Allah my Lord and your Lord.' I was a witness to them as long as I lived among them. **<u>After You caused me to die</u>**, You were the Watcher over them and You are Witness over all things and events."

5:117 (MA) Nothing did I tell them beyond what Thou didst bid me [to say]: `Worship God, [who is] my Sustainer as well as your Sustainer.' And I bore witness to what they did as long as I dwelt in their midst; but since **<u>Thou hast caused me to die</u>**, Thou alone hast been their keeper: [C140] for Thou art witness unto everything.

5:117 (S) I did not say to them aught save what Thou didst enjoin me with: That serve Allah, my Lord and your Lord, and I was a witness of them so long as I was among them, but when Thou didst cause me to die, Thou wert the watcher over them, and Thou art witness of all things.

Ali Imran (3)

-Verse 55-

إِذْ قَالَ اللهُّ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُواْ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ

Ith qala Allahu ya AAeesa innee mutawaffeeka warafiAAuka ilayya wamutahhiruka mina allatheena kafaroo wajaAAilu allatheena ittabaAAooka fawqa allatheena kafaroo ila yawmi alqiyamati thumma ilayya marjiAAukum faahkumu baynakum feema kuntum feehi takhtalifoona

Dr. M. Taqiud-Din & Dr. M. Khan:
And (remember) when Allah said: "O Iesa (Jesus)! I will take you and raise you to Myself and clear you (of the forged statement that Iesa (Jesus) is Allahs son) of those who disbelieve, and I will make those who follow you (Monotheists, who worship none but Allah) superior to those who disbelieve (in the Oneness of Allah, or disbelieve in some of His Messengers, e.g. Muhammad r, Iesa (Jesus), Moosa (Moses), etc., or in His Holy Books, e.g. the Taurat (Torah), the Injeel (Gospel), the Quran) till the Day of Resurrection. Then you will return to Me and I will judge between you in the matters in which you used to dispute."

Yusuf Ali:

Behold! Allah said: "O Jesus! I will take thee and raise thee to Myself and clear thee (of the falsehoods) of those who blaspheme; I will make those who follow thee superior to those who reject faith, to the Day of Resurrection: Then shall ye all return unto me, and I will judge between you of the matters wherein ye dispute.

Al Maidah (5)

-Verse 117-

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلاَّ مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُواْ اللّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

Ma qultu lahum illa ma amartanee bihi ani oAAbudoo Allaha rabbee warabbakum wakuntu AAalayhim shaheedan ma dumtu feehim falamma tawaffaytanee kunta anta alrraqeeba AAalayhim waanta AAala kulli shayin shaheedun

Dr. M. Taqiud-Din & Dr. M. Khan:
"Never did I say to them aught except what You (Allah) did command me to say: Worship Allah, my Lord and your Lord. And I was a witness over them while I dwelt amongst them, but when You took me up, You were the Watcher over them, and You are a Witness to all things. (This is a great admonition and warning to the Christians of the whole world).

Yusuf Ali:
"Never said I to them aught except what Thou didst command me to say, to wit, 'worship Allah, my Lord and your Lord'; and I was a witness over them whilst I dwelt amongst them; when Thou didst take me up Thou wast the Watcher over them, and Thou art a witness to all things.

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۖ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (3:55)

اس وقت خدا نے فرمایا کہ عیسیٰ! میں تمہاری دنیا میں رہنے کی مدت پوری کرکے تم کو اپنی طرف اٹھا لوں گا اور تمہیں کافروں (کی صحبت) سے پاک کر دوں گا اور جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے ان کو کافروں پر قیامت تک فائق (وغالب) رکھوں گا پھر تم سب میرے پاس لوٹ کر آؤ گے تو جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے اس دن تم میں ان کا فیصلہ کردوں گا (3:55)

Behold! Allah said: "O Jesus! I will take thee and raise thee to Myself and clear thee (of the falsehoods) of those who blaspheme; I will make those who follow thee superior to those who reject faith, to the Day of Resurrection: Then shall ye all return unto me, and I will judge between you of the matters wherein ye dispute. (3:55)

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (5:117)

میں نے ان سے کچھ نہیں کہا بجز اس کے جس کا تو نے مجھے حکم دیا ہے وہ یہ کہ تم خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے اور جب تک میں ان میں رہا ان (کے حالات) کی خبر رکھتا رہا جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھا لیا تو تو ان کا نگران تھا اور تو ہر چیز سے خبردار ہے (5:117)

"Never said I to them aught except what Thou didst command me to say, to wit, 'worship Allah, my Lord and your Lord'; and I was a witness over them whilst I dwelt amongst them; when Thou didst take me up Thou wast the Watcher over them, and Thou art a witness to all things. (5:117)